السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منڈیوں میں خرید و فروخت کی اکثر یہ صورت سامنے آتی ہے کہ آدمی کوئی چیز خریدتا ہے اور اسے مالک کے پاس ہی چھوڑ دیتا ہے، اسی حالت میں اس کو آگے فروخت کر دیا جاتا ہے، کیا اس طرح خرید و فروخت کرنا جائز ہے، اگر نا جائز ہے تو کیوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام فقہاء عظام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ کسی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے پہلے اسے فروخت کرنا نا جائز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے اناج خریدا وہ اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے ناپ تول کر پورا نہ کر لے۔''[1]

ایک روایت میں وضاحت ہے کہ اسے اپنے قبضے میں لیے بغیر آگے فروخت نہ کرے۔[2]

اس حدیث میں اناج اور غلے کا حکم بیان ہوا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کھانے کی اشیا کے علاوہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔[3]

بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے: ''تم جب بھی کوئی چیز خریدو تو اُس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت نہ کرو۔''[4]

امام ابو داوٗد رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کو بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ میں جہاں سے سامان خریدا ہے وہیں پر بیچنے سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ تاجر حضرات اپنا سودا اٹھا کر اپنے اپنے گھروں میں لے جائیں۔[5] امام ابن قیم رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں:

''خریدی ہوئی چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ خریدار ایسی صورت میں اسے قبضے میں لینے سے عاجز ہوتا ہے، ممکن ہے فروخت کنندہ اس چیز کو اس کے حوالے کرے یا نہ کرے، خاص طور پر جب وہ دیکھ رہا ہو کہ خریدار کو اس سے بہت نفع ہو رہا ہے تو وہ اس بیع کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا، خواہ انکار کرے یا فسخ بیع کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرے۔''[6]

بہر حال آج کل منڈیوں میں جس طرح خرید و فروخت ہوتی ہے کہ ایک چیز خرید کر وہیں اسے آگے فروخت کر دیا جاتا ہے، خریدار اس پر قبضہ نہیں کرتا، یا اصل مالک سے پرچی حاصل کر کے اسے فروخت کر دیا جاتا ہے، شرعی طور پر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ بخاری، البیوع: ۲۱۲۶۔

[2]۔ مسلم، البیوع: ۱۵۲۵۔

[3]۔ جامع ترمذی، البیوع: ۱۲۹۱۔

[4]۔ مسند امام احمد: ص ۴۰۲، ج ۲۔

[5]۔ ابو داوٗد، البیوع: ۳۴۹۸۔

[6]۔ اعلام الموقعین، ص ۱۳۴، ج ۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث